# کیا درود شریف
# صرف درود ابراہیمی ہے؟

واجمل منك لم ترقط عيني
واحسن منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب
كأنك قد خلقت كما تشاء



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## لمحۂ فکریہ:

موجودہ پرفتن دور میں جس طرح کئی دیگر ایسے مسائل میں اختلاف کیا جارہا ہے اور ان کو ناجائز اور حرام کہا جارہا ہے جن پر آج تک پوری امت مسلمہ کا اتفاق رہا ہے بلکہ قرآن واحادیث سے واضح طور پر ثابت ہیں۔ مثلاً حیات انبیاء علیہم السلام وغیرہ۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود وسلام مختلف الفاظ مختلف صیغوں "اللّٰھم" "یا لفظ" "یا" سے پیش کرنا کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات والا صفات سے لے کر آج تک کسی نے منع نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو کسی لفظ کے جواز میں شک ہوا۔

مگر شومئی قسمت کہ موجودہ دور میں قرآن، احادیث اور اکابرین امت کے فرمودات بلکہ اپنے اکابرین کے اقوال سے بھی نظر بند کر کے صرف منع ہی نہیں کیا جارہا بلکہ اکثر الفاظ کے ساتھ پڑھنے کو شرک تک کہا جارہا ہے۔

اقبال نے شاید اسی پر آنسو بہاتے ہوئے فرمایا

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہ وصوفی وشاعر کی ناخوش اندیشی

**ہمارا موقف:** بہر حال ہم اہل سنت وجماعت کا نظریہ یہ ہے کہ درود شریف کیلئے کوئی لفظ کوئی زبان، کوئی صیغہ اور کوئی فقرہ مقرر نہیں۔ بلکہ جس زبان میں اور جس لفظ سے کوئی چاہے اپنے آقا ﷺ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرسکتا ہے۔

البتہ اس میں صلوٰۃ، سلام، نبی کریم ﷺ کا ذکر اور آپ کی آل اطہار کا ذکر ضروری ہے۔ ان میں سے کسی ایک جز کو بھی کم کرے گا تو درود شریف مکمل نہیں ہوگا' بلکہ مکروہ یا کم از کم خلاف اولیٰ

ضرور ہوگا۔ مزید بہتر ہے کہ دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی آل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر بھی آجائے۔

## قرآن کریم سے ثبوت

آیئے اولاً سب سے پختہ اور اعلیٰ دلیل یعنی قرآن مجید کی طرف رجوع کریں۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (سورۃ الاحزاب 'آیت نمبر :56'پارہ :22)

**ترجمہ** : بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں نبی اکرم ﷺ پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر صلوٰۃ یعنی درود اور خوب سلام پیش کرو۔

قرآن پاک کی اس آیت کریمہ سے اس بحث سے متعلق دو مسائل ثابت ہوئے۔

**مسئلہ نمبر: 1**) اس آیت مقدسہ میں دو چیزوں کا حکم ہے۔

نمبر: 1) صلوٰۃ نمبر: 2) سلام

اب اگر کوئی صاحب صرف ایک پر عمل کرے گا تو ظاہر ہے کہ بعض حکم پر عمل ہوگا نہ کہ کل پر اور بعض حکم پر عمل کرنے اور بعض پر عمل نہ کرنے کے متعلق قرآن کہتا ہے:

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ (سورۃ بقرۃ 'آیت نمبر: 85)

ترجمہ: اے یہودیو! کیا تم بعض کتاب پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟ (یعنی ہرگز ایسا نہ کرو) اطمینان قلب کیلئے چند ایک حوالہ جات عرض کئے دیتا ہوں۔

**حوالہ نمبر : 1**) علامہ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرمایا ﴿اجْمِعُوْا بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ﴾ یعنی صلوٰۃ وسلام دونوں کو جمع کرو۔

(حاشیہ صاوی علی جلالین ' ج : 5' ص : 1655' مطبوعہ دار الفکر ' بیروت)



**حوالہ نمبر : 2**) علامہ ابن حجر ہیتمی ﷫ نے علامہ ابن ہمام ﷫ سے درود وسلام کی جامع ترین کیفیت نقل کرتے ہوئے فرمایا:

﴿اَجْمَعُ کَیْفِیَّاتِ الصَّلٰوۃ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ تَسْلِیْمًا وَّزِدْہُ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّاَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ﴾

**ترجمہ** : نبی کریم ﷺ پر درود وسلام عرض کرنے کی جامع ترین کیفیت یہ ہے کہ یوں کہے:

اے اللہ! ہمیشہ افضل ترین درود نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر، جو تیرے بندے اور رسول ہیں، اور آپ کی آل پر، اور بہت سلام نازل فرما۔ اور آپ کی عزت وشرف میں اضافہ فرما۔ اور آپ کو قیامت کے دن اپنے قریب جگہ پر اتار۔

(الفتاوی الحدیثیہ ' مطلب اجمع کیفیات الصلوٰۃ' ج: 1'ص: 14مطبوعہ دار المعرفہ 'بیروت)

کیونکہ اس میں صلوٰۃ وسلام، آپ کی آل پاک کا ذکر، لفظ سید، لفظ عبد وغیرہ تمام کا ذکر ہے جو کہ تمام درود میں متفرق طور پر ذکر کئے گئے ہیں۔

**حوالہ نمبر: 3**) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

اگر درود شریف کے کسی صیغہ میں صلوٰۃ وسلام دونوں جمع ہوں تو اس کے ایک بار پڑھنے سے (۲۰) بیس عنایتیں حق تعالیٰ کی ہوتی ہیں مثلاً:

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ﴾

(نشر الطیب 'ص: 180)

**حوالہ نمبر: 4**) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"جو درود شریف سلام کے ذکر سے خالی ہو اس میں یہ کلمہ ملائے"

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ﴾

اس لئے کہ صلوٰۃ کا ذکر بغیر سلام کے اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔ یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ماخوذ ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر :56)

اگرچہ بعض علماء کو اس کی کراہت میں کلام ہے لیکن خلاف اولیٰ ہونا متفق علیہ ہے۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب 'باب مقدمہ در ذکر فضائل و آداب صلاۃ بر سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات 'فصل صیغہائے صلاۃ 'ص: 249 مطبوعہ نوریہ رضویہ نقل نسخۃ کانپور)

## سوال:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے سوال کے جواب میں جو الفاظ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمائے، ان میں تو سلام کا کہیں ذکر نہیں (صحیح بخاری 'کتاب التفسیر 'سورۃ الاحزاب' ج:2'ص: 708 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی)

**جواب نمبر : 1)** اسکا جواب شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ہی سماعت فرمائیں۔ فرماتے ہیں:۔

آنحضرت ﷺ نے سلام کا تذکرہ جو بعض درودوں میں نہیں فرمایا ہے' وہ اسلئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کے جاننے والے تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف (جس کے پورے الفاظ آگے آئیں گے) میں آیا ہے کہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا" (اس سے مراد وہ سلام ہے جو تشہد میں پڑھتے ہیں) اب آپ پر صلوٰۃ کس طرح بھیجیں؟ آپ



نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک۔ (المرجع السابق)

**جواب نمبر: 2)** آخر میں حضور اکرم ﷺ کے اپنے ارشاد مبارک سے (جواب کے طور اپنے موقف پر) دلیل لاتا ہوں۔

؎ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

**حدیث شریف:** ابن قیم جوزی روایت کرتے ہیں (یہ بات قابل توجہ ہے کہ ابن قیم ایک مشہور محدث 'سخت قسم کے جرح قدح کرنے والے' بلکہ حد سے بڑھ جانے والے ہیں۔ شاہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ابن جوزی مفرط است در حکم وضع بر احادیث" یعنی ابن جوزی احادیث کو موضوع قرار دینے میں حد سے بڑھ جاتا ہے (مدارج النبوۃ 'ج:1'ص: 379) باوجود اس کے وہ درج ذیل حدیث شریف ذکر فرماتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں فرماتے)

فرماتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ نے حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کہو

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ثُمَّ تُسَلِّمُوْنَ عَلَیَّ﴾

**ترجمہ:** اللھم صل علیٰ (آخر تک) پڑھو پھر مجھ پر سلام بھیجو۔

(جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسلام علی محمد خیر الانام 'باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی رسول اللہ 'فصل فی من روی احادیث الصلوٰۃ 'ص: 16'حدیث نمبر: 13 مطبوعہ حافظ کتب خانہ) نیز یہی حدیث امام بیہقی اور امام شافعی رحمہما اللہ نے بھی روایت کی (معرفۃ السنن والآثار 'کتاب الصلوٰۃ 'باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ 'ج:3'ص: 115'حدیث نمبر: 938' کنز العمال 'ج:7'ص: 480'حدیث نمبر 19873 مطبوعہ موسسۃ الرسالہ 'کتاب الام 'ج:1'ص:14)

اور مشہور قاعدہ ہے کہ جب ایک حدیث کے متن میں ایک قید نہیں اور دوسری میں
بشرطیکہ راوی ثقہ ہو تو اس پہلی میں بھی قید معتبر ہوگی۔

(شرح نخبۃ الفکر' ص: 64 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ 'علوم الحدیث' ص: 85 مطبوعہ دار الفکر
تدریب الراوی' ج: 1 ص: 245 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

**مسئلہ نمبر: 2)** جو اس آیت مقدسہ سے واضح ہوا وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے لحاظ
صلوٰۃ وسلام کا کوئی لفظ یا صیغہ خاص نہیں۔ اگر کسی صاحب کے نزدیک از روئے قرآن پاک کوئی
لفظ خاص ہے تو ذرا کمر ہمت باندھے اور ثابت کرے کہ آیت کے اس حصہ سے فلاں صیغہ
تخصیص ثابت ہے۔ بالخصوص وہ حضرات جو محض زبانی "قرآن اور صرف قرآن" کی رٹ
لگاتے ہیں "لَن تُفلِحُوٓا اِذًا اَبَدًا" یعنی کبھی بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔
بلکہ آیئے ہم ثابت کرتے ہیں کہ قرآن پاک کی اس آیت سے ہر لفظ کی اجازت ثابت ہے۔

**1)** اصول فقہ کی سب سے ابتدائی کتاب "اصول الشاشی" میں لکھا ہے ﴿المطلق یجری
علی اطلاقہ﴾ یعنی جس آیت میں کوئی قید نہ ہو اپنے اطلاق پر جاری رہے گی۔

(اصول الشاشی، فصل فی المطلق والمقید، ص: 25، مطبوعہ مکتبہ البشریٰ)

دوسری جگہ لکھا ہے ﴿اَلْمُطْلَقُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِذَا اَمْكَنَ الْعَمَلُ بِاِطْلَاقِهٖ فَالزِّيَادَةُ
عَلَيْهِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ وَالْقِيَاسِ لَا تَجُوْزُ﴾ یعنی قرآن پاک کے مطلق حکم پر جب عمل ممکن ہو تو
خبر واحد یا قیاس سے زیادتی جائز نہیں۔

(اصول الشاشی، البحث الاول فی کتاب اللہ فصل فی المطلق والمقید، ص: 20، 21
مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ)

**2)** دوسرے نمبر پر پڑھائی جانے والی مشہور زمانہ کتاب "نور الانوار" میں لکھا ہے
﴿اِنَّ الْمُطْلَقَ يَجْرِيْ عَلٰى اِطْلَاقِهٖ﴾ یعنی بے شک مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہے گا۔

(نور الانوار، بحث عموم النکرۃ الموصوفہ، ص: 79، مطبوعہ ایچ، ایم، سعید کمپنی)



(حسامی بحث وجوہ فاسدہ، ص: 61، مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ)

(التوضیح والتلویح، القسم الاول فی الادلۃ الشرعیہ الرکن الاول القرآن، فصل حکم
المطلق والمقید، ج: 1، ص: 116، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

**سوال:** قرآن پاک میں اگرچہ نہ ہی سہی مگر حدیث میں موجود ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں
کہ صحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

﴿اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ﴾

**ترجمہ:** سلام تو ہم نے پہچان لیا، لیکن یا رسول اللہ ﷺ صلوٰۃ کیسے پیش کریں؟
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یوں کہو

﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾

(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الاحزاب، ج: 2، ص: 708، صحیح مسلم،
کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد، ج: 1، ص: 175، مطبوعہ قدیمی
کتب خانہ)

تو ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الفاظ بھی خاص کر دیے ہیں اور اس میں بھی
سلام نہیں تو آپ کی دونوں باتیں غلط ہو گئیں۔

**نوٹ:** لفظ سلام کے ہونے اور نہ ہونے کی تحقیق پہلے راحت القلوب کے حوالے سے گزر چکی
ہے۔ مزید آگے آئے گی۔ ابھی الفاظ کے خاص ہونے کی بحث کی جاتی ہے۔

**جواب نمبر: 1)** سوال تو یہ تھا کہ قرآن سے خاص لفظ دکھاؤ مگر جناب آگے حدیث کی
طرف چلے، تو ثابت ہو گیا کہ قرآن کے لحاظ سے کوئی لفظ خاص نہیں۔

**جواب نمبر : 2)** حضور ﷺ نے صرف یہی الفاظ نہیں فرمائے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صرف یہی الفاظ ہمیشہ پڑھے۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی خود کئی الفاظ فرمائے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کئی اور پڑھے۔ بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو ہمیشہ اور درود پڑھتے تھے۔

حالانکہ اگر یہی الفاظ خاص ہوتے تو اور کوئی لفظ نہ ہی آپ ﷺ فرماتے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پڑھتے۔

## مختلف الفاظ جائز ہونے پر دلائل

**دلیل نمبر1)** بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ سے درود پاک کے دو مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

(صحیح بخاری ، کتاب التفسیر ، سورۃ الاحزاب ، ج : 2، ص: 708)

**دلیل نمبر2)** ابوداؤد شریف میں آپ ﷺ سے چھ مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

(سنن ابی داؤد ، کتاب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد ، ج : 1، ص : 148، 149 حدیث نمبر :976 تا 982 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ )

**دلیل نمبر3)** مشکوٰۃ شریف میں آپ ﷺ سے تین مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ وفضلها ، ج : 1، ص :88,87 حدیث نمبر : 857، 858 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ)

**دلیل نمبر4)** مستدرک شریف میں آپ ﷺ سے تین مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین ، کتاب الامامة وصلاة الجماعة ، باب التأمين ، ج : 1، ص : 401، 402، حدیث نمبر : 988، 991، کتاب معرفة الصحابه ، باب ومن مناقب اهل رسول الله ، ج : 3، ص : 160 ، حدیث نمبر : 4710، مطبوعہ دار الکتب العلمیه )

**دلیل نمبر5)** بیہقی شریف میں آپ ﷺ سے پانچ مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

(السنن الکبریٰ للبیهقی ، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ ، ج : 2، ص :



146، 147، حدیث نمبر : 2962 تا 2967 باب الدلیل علی ان ازواجه من اهل بیته ، ج : 2، ص : 150، حدیث نمبر: 2977، مطبوعه دار الفکر

**دلیل نمبر6)** نشر الطیب میں آپ ﷺ سے پچیس مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ، خاتمه ، ص : 340، مطبوعه زم زم پبلشرز )

**دلیل نمبر7)** جذب القلوب میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام سے تیرہ مختلف الفاظ مذکور ہیں اور تابعین سے بھی متعدد الفاظ مذکور ہیں۔

(جذب القلوب الی دیار المحبوب ، باب هفدهم در ذکر فضائل و آداب صلاة بر سید الکائنات ﷺ ، ص : 247 تا آخر کتاب )

شفاء السقام میں آپ ﷺ سے سنتالیس (47) صحابہ کرام سے سات (7) اور خواجہ حسن بصری ﷺ سے چار (4) ٹوٹل اٹھاون (58) مختلف الفاظ مذکور ہیں۔

(شفاء السقام فی زیادة خیر الانام ، خاتمه ، الفاظ صیغ الصلوۃ علی النبی ﷺ ، ص 490 تا 501، مطبوعه دار الکتب العلمیه)

بعض میں نہ تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر ہے اور نہ ہی آپ کی آل کا۔

(1) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے۔

﴿ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ ﴾

(شفاء السقام فی زیادة خیر الانام ، خاتمه ، الفاظ صیغ الصلوۃ علی النبی ﷺ ، ص : 500، نیز مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ ، ج: 2، ص : 213، حدیث نمبر : 3109، مطبوعه المکتب الاسلامی)

(2) بعض میں اَللّٰهُمَّ کا لفظ بھی نہیں جیسے :وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ ، خاتمه ، ص : 343، تبلیغی نصاب ، ص :745)

تو معلوم ہوا کہ درود شریف کا کوئی لفظ معین نہیں، مزید تسلی کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

## امام صاوی کی فیصلہ کن عبارت

علامہ احمد بن محمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

﴿وَصِيَغُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم. كَثِيْرَةٌ لَا تُحْصٰى﴾

**ترجمہ:** آپ پر درود کے الفاظ بہت ہیں بلکہ غیر محدود و غیر محصور ہیں۔

آگے فرمایا:

﴿وَمَنْ تَمَسَّكَ بِاَيِّ صِيْغَةٍ مِنْهَا حَصَلَ لَهُ الْخَيْرُ الْعَظِيْم﴾

**ترجمہ:** اور جس صیغہ سے بھی جو تمسک کرے یعنی پڑھے تو اس کو خیر عظیم حاصل ہوگی۔

(حاشیہ صاوی علی جلالین ج:5، ص: 1655، مطبوعہ دار الفکر

تبلیغی نصاب ص ۱۲ ۷ پر لکھا ہے کہ "کوئی خاص لفظ واجب نہیں"۔

**سوال:** مانا کہ تمام درود ثابت اور جائز سہی مگر سب سے افضل تو یہی ہے۔

**جواب نمبر:1)** اول تو اس میں بھی اختلاف ہے کہ کون سا درود افضل ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "جذب القلوب" میں فرمایا: اس میں دس قول ہیں۔

**قول اوّل:** تر ین درود وہ ہے جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔

**قول ثانی:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا سَهٰى عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ﴾

**قول ثالث:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ﴾

**قول رابع:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ﴾



**قول خامس:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوٰتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ﴾

**قول سادس:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ۣ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ عَدَدَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ﴾

**قول سابع:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّاتِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ﴾

**قول ثامن:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ﴾

**قول تاسع:** ﴿اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَاجْزِ مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ﴾

**قول عاشر:** ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾

(جذب القلوب الی دیار المحبوب، باب هفتم در ذکر فضائل و آداب صلاۃ بر سید کائنات ﷺ، فصل علماء را اقوال است در تعین افضل صلاۃ، ص: 246، 247، مطبوعہ، نوریہ رضویہ)

**جواب نمبر: 2)** ثانیاً بر سبیل تسلیم درود ابراہیمی کے پڑھنے کا حکم اور افضلیت صرف نماز میں ہے۔ اگر نماز سے باہر پڑھیں تو اس کے ساتھ لفظ سلام ملانا ہوگا۔ تا کہ قرآن پاک کے دونوں حکموں پر عمل ہو۔

## درود ابراہیمی کی افضلیت نماز کے ساتھ خاص ہونے پر دلائل

آیئے پہلے احادیث پاک کی روشنی میں یہ دیکھیں کہ کیا واقعی حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ بیان صرف نماز میں ہے؟

**حدیث نمبر : 1)** جلاء الافہام میں ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

امام احمد نے بشیر بن سعد کے حضور ﷺ سے سوال والی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں ﴿اِذَا نَحْنُ صَلَّیْنَا فِیْ صَلَاتِنَا﴾ ترجمہ: جب ہم نماز میں درود پڑھیں (تو کیا کہیں؟)

(مسند احمد بن حنبل ، ج : 28، ص : 304، حدیث نمبر : 17072 مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ والسلام علی محمد خیر الانام ، الباب الاول ، ما جاء فی الصلوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ ، ص : 8،9 حدیث نمبر : 1 ، تبلیغی نصاب ، ص : 713)

تو معلوم ہوا کہ جب سوال (نماز کے) اندر کا ہے تو جواب بھی اندر ہی پڑھنے کا ہے۔

**حدیث نمبر : 2)** اسی کتاب کے (جلاء الافہام) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت مستدرک حاکم کے حوالہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:

اذا تَشَهَّدَ اَحَدُ کُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (اِلٰی آخرہ)

**ترجمہ** : کہ جب تم میں کوئی نماز میں تشہد یعنی کہ التحیات پڑھ چکے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد ...... آخر تک

(المستدرک علی الصحیحین ، کتاب الامامۃ وصلاۃ الجماعۃ، باب التامین ، ج : 1، ص : 402، حدیث نمبر : 991، السنن الکبری ، کتاب الصلوٰۃ، باب وجوب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ، ج : 2، ص : 379، حدیث نمبر : 4136، مطبوعہ دار الفکر)

نیز راوی یحیٰی بن سباق پر اعتراض کر کے خود ہی فرمایا کہ ابن حبان نے یحیٰی بن سباق کا ذکر کتاب الثقات میں کیا۔



(صحیح) لابن حبان ، ج : 7، ص : 603، مطبوعہ دار الفکر ، جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ علی محمد خیر الانام ، ما جاء فی الصلوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ ، ص : 24، حدیث نمبر : (مطبوعہ حافظ کتب خانہ)

بلکہ الباب الثالث میں فرمایا: اس لفظ کی حفاظ کی ایک جماعت نے تصحیح کی (صحیح قرار دیا) ہے۔ ابن خزیمہ، ابن حبان، حاکم، دار قطنی بیہقی ان میں سے ہیں۔

(جلاء الافہام ، الباب الثالث ، فصل فی مواطن الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ، ص : 170، حدیث نمبر : 330 کے تحت)

ایک مقام پر بحث کرتے ہوئے فرمایا: "یہ الفاظ ابن مسعود رضی اللہ کے ہیں" (انتہی کلامہٗ)

بہر حال اگر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہوں تو بھی مرفوع حکماً ہوں گے۔ یعنی حضور اکرم ﷺ سے سنے ہوں گے۔ ورنہ صحابی کیسے زیادتی کر سکتا ہے۔

**حدیث نمبر : 3)** اسی کتاب میں محمد بن ابراہیم تیمی کے الفاظ اس طرح ذکر کئے گئے ہیں: ﴿اِذَا نَحْنُ جَلَسْنَا فِیْ صَلَاتِنَا کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ﴾ **ترجمہ**: یعنی یا رسول اللہ ﷺ جب ہم نماز میں بیٹھیں تو کیسے درود پڑھیں؟

(جلاء الافہام ، الباب الثالث ، فصل فی مواطن الصلوٰۃ علی النبی ﷺ ، ص : 163، حدیث نمبر 228 کے تحت)

اس پر ابن قیم نے بالکل قطعاً کوئی جرح قدح نہیں فرمائی۔ بلکہ اس کے بعد اپنا فیصلہ تحریر فرما کر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔

## ابن قیم جوزی کا فیصلہ

یہ ظاہر ہے کہ سوال میں جس سلام کا ذکر ہے وہ نماز میں ﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ﴾ کا پڑھنا ہے۔ پس ضرور ہوا کہ درود بھی جس کا سوال میں سلام کے ساتھ ہی ذکر ہے، نماز میں ہی ہو۔ (جلاء الافہام ، ص : 164)

نیز اسی کتاب میں ابن قیم نے مزید لکھا:

اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سلام جو آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سکھایا تھا وہ نماز میں ہے یعنی سلام تشہد۔ پس ہر دو امر، ہر دو تعلیم اور ہر دو محل کا مخرج ایک ہے۔ واضح کرتا ہے کہ تشہد کی تعلیم بطور امر مراد ہے اور سلام کا ذکر اسی میں ہے۔

پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے درود کا سوال کیا تو وہ بھی سکھایا اور اسے تسلیم کے ساتھ مشابہ کیا۔ دلالت کرتا ہے کہ جس صلوٰۃ و تسلیم کا ذکر حدیث میں ہے یہ دونوں وہی ہیں جو نماز میں ہیں۔ بیشک یہ واضح کرتا ہے کہ اگر یہ صلوٰۃ و تسلیم نماز سے خارج ہوتے اور نماز کے اندر مراد نہ ہوتے تب ضرور ہر ایک شخص خدمت اقدس میں حاضر ہوتے وقت ﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ﴾ کہا کرتا۔ حالانکہ بخوبی معلوم ہے کہ سلام کرنے میں صحابہ رضی اللہ عنہ کو اس کیفیت کی پابندی نہ تھی۔ (انتہی کلامہ)

(جلاء الافهام ، الباب الثالث ، فصل فى مواطن الصلوة على النبى ﷺ ، ص: 170)

## حدیث نمبر:4

امام حاکم نے روایت کیا ہے حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ﴿أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا﴾

**ترجمہ**: ایک آدمی آیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور ہم بھی آپ کے پاس تھے۔ پس اس نے عرض کیا۔ بہرحال آپ پر سلام عرض کرنا تو ہم پہچان چکے پس جب ہم اپنی نماز میں آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو کیسے پڑھیں؟

تو دیکھیں صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال ہی نماز کے اندر پڑھنے کا کیا نہ کہ عام۔



**حدیث کی تحقیق**: امام حاکم فرماتے ہیں:

﴿هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ﴾

**ترجمہ**: یہ حدیث صحیح ہے اور شرط مسلم پر ہے۔ ایسے ہی امام ذہبی نے تلخیص میں فرمایا۔

(المستدرک على الصحيحين ، كتاب الامامة وصلاة الجماعة ، باب التامين ، ج: 1، ص: 401، حديث نمبر: 988)

## امام حاکم کا فیصلہ

اس حدیث پر امام حاکم اپنا فیصلہ فرماتے ہیں:

﴿ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ على النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فى الصَّلَوَاتِ ﴾

یعنی اس حدیث میں آپ ﷺ پر نمازوں میں درود پڑھنے کا ذکر فرمایا۔ (المرجع السابق)

اسی حدیث کی سند ذکر کرتے ہوئے امام بیہقی نے یہ الفاظ ذکر فرمائے: ﴿عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ﴾

یعنی ابن اسحاق نے فرمایا کہ مجھ سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی جبکہ آدمی حضور ﷺ پر اپنی نماز میں درود شریف پڑھے۔

**حدیث کی تحقیق**: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے اختتام پر لکھا ﴿قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ﴾ یعنی ابو عبداللہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

## امام بیہقی کا فیصلہ

اس حدیث کے آخر میں فرماتے ہیں:

﴿بِذِكْرِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ﴾

یعنی یہ حدیث حضور ﷺ پر نمازوں میں درود پڑھنے کے متعلق ہے۔

بلکہ اس سے اگلے صفحہ پر امام بیہقی نے حضرت کعب بن عجرۃ سے حدیث ذکر کی (یعنی بخاری، مسلم، مشکوۃ والی حدیث) کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے سلام عرض کرنا تو جان لیا۔ پس آپ ﷺ پر صلوٰۃ کیسے بھیجیں؟ تو جواب میں آپ ﷺ نے درود ابراہیمی فرمایا۔

اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد بیہقی فرماتے ہیں۔

﴿وَ قَوْلُهُ فِيْ الْحَدِيْثِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ اِشَارَةٌ اِلَى السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ التَّشَهُّدِ فَقَوْلُهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَيْضًا يَكُوْنُ الْمُرَادُ بِهٖ فِيْ الْقُعُوْدِ لِلتَّشَهُّدِ﴾

یعنی صحابی رضی اللہ عنہ کا حدیث میں فرمان کہ بیشک ہم نے جان لیا کہ ہم کیسے سلام پڑھیں یہ اشارہ ہے قعود یعنی التحیات میں سلام پڑھنے کی طرف۔ تو صحابی رضی اللہ عنہ کا فرمان "پس ہم آپ پر کیسے صلوٰۃ پڑھیں"؟ بھی نماز ہی میں پڑھنے کی طرف اشارہ ہوگا۔

بلکہ اس کے بعد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث ذکر کر کے فرماتے ہیں:

﴿وَفِيْ هٰذَا اَيْضًا اِشَارَةٌ اِلَى مَا اَشَارَ اِلَيْهِ حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ﴾

یعنی اس حدیث میں بھی وہی اشارہ ہے جو پہلی حدیث حضرت کعب والی میں تھا۔ (یعنی یہ درود ابراہیمی کا بالخصوص فرمان صرف نماز میں ہے)

(السنن الکبری، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ، ج: 2، ص: 146، 147 حدیث نمبر: 2963، 2965، 2967)

## مخالف کے گھر کی گواہی

صاحب انصاف کیلئے تو اس کے بعد کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا کہ درود ابراہیمی کی فضیلت صرف نماز میں ہے نہ کہ عام۔ لیکن مزید تسلی کیلئے آخر میں آپ حضرات کی جان سے پیاری



کتاب تبلیغی نصاب کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں۔

؎ شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

تبلیغی نصاب کے ص ۱۲۷ پر لکھا ہے "اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اس کا پڑھنا اولی ہے"

## درود پاک میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل کا ذکر

ترجمہ جلاء الافہام ابن قیم جوزی رحمۃ اللہ کے ص ۲۳۰ پر فرمایا: کیونکہ درود میں آنحضرت ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور آل دونوں کا درود میں ذکر کیا جائے۔ (انتہی کلامہ)

جس حدیث کی طرف ابن جوزی نے اشارہ کیا اس کو الحامیہ شرح ہدایۃ النحو، ص ۱۱، پر ان الفاظ سے ذکر کیا۔ ﴿مَنْ ذَكَرَنِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ آلِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ﴾ یعنی جس نے میرا ذکر کیا مگر میری آل کا ذکر نہ کیا تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

نیز دوسری حدیث پاک میں ہے: ﴿لَا تُصَلُّوْا عَلَيَّ الصَّلٰوةَ الْبَتْرَاءَ فَقَالُوْا: وَمَا الصَّلٰوةُ الْبَتْرَاءُ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَتُمْسِكُوْنَ﴾ یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر ناقص درود نہ بھیجو، صحابہ نے عرض کی: ناقص درود سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم کہو ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ﴾ پھر رک جاؤ بلکہ کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ.

(الصواعق المحرقہ، الباب الحادی عشر فی فضائل اهل البیت، الفصل الاول، ج: 2، ص: 430، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ)

بلکہ درود ابراہیمی وغیرہ میں بھی آل کا ذکر ہے۔ جیسے ﴿وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ﴾

## انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تو تقریباً ہر درود میں ہے۔ رہا دیگر انبیاء علیہم

الصلوٰۃ والسلام کا تو اس کا حدیث میں ذکر ہے۔

﴿وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ﴾

(قوت القلوب کتاب الجمعہ، ذکر ھیئاتھا وآدابھا، ص: 93، نشر الطیب، خاتمہ، ص: 343، مطبوعہ زم زم پبلشرز)

## صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذکر

1)......اس حدیث کے آخر میں جب "الصالحین" میں تمام لوگ مذکور ہیں تو صحابہ کا ذکر بطریق اولیٰ بہتر۔

2)......ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں۔ ﴿وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیۃ، ج: 3، ص: 185، حدیث نمبر: 903، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، نشر الطیب، ص: 340)

تو صحابہ کا ذکر یقیناً جائز بلکہ بہتر ہے۔

3)......امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ الفاظ منقول ہیں:

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَ مُحِبِّیْہِ وَاَتْبَاعِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ﴾

(شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، خاتمہ، ص: 501 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

الحمد للہ اہل سنت وجماعت درود شریف میں جن جن چیزوں کا ذکر کرتے ہیں تمام کی تمام دلائل سے ثابت ہوئیں۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی لفظ خاص نہیں اور یہ بھی کہ درود ابراہیمی کی پابندی صرف نماز میں ہے۔



## اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کی بحث

...و بعد یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾ آخر ... "سپیکری درود" ہے۔ یعنی جب سے سپیکر آئے یہ درود ایجاد ہوا اور بعض منچلے تو اس کو "فیصل ...ال درود" بھی کہہ دیتے ہیں۔

لہٰذا راقم ضروری سمجھتا ہے کہ ذرا تفصیل سے عرض کردوں کہ اس درود کو کس کس نے جائز ... اور کس کس نے پڑھا۔ تاکہ کہنے والوں کی بات کی حقیقت واضح ہو جائے۔

تو پہلے پڑھنے والوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور بعد میں جائز کہنے والوں کا ذکر ہوگا۔

**حوالہ نمبر 1**)...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے معراج ... رات کچھ لوگوں سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ...﴾

حضور اکرم ﷺ نے سوال فرمایا تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا: یہ حضرت ابراہیم ... حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے۔

(دلائل النبوۃ، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ، ج: 2، ص: 362، تفسیر طبری تحت سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر: 1، ج: 17، ص: 336، مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ، الدر المنثور تحت ... بنی اسرائیل، آیت: 9، ج: 5، ص: 189، مطبوعہ دار الفکر)

مانا کہ مکمل الصلوٰۃ والسلام آخر تک کا ذکر تو نہیں۔ مگر لفظ "سلام" لفظ "یا" اور "علیک" کا ... انبیاء کرام کی زبانی ہو گیا۔ اور لفظ "یا" اور "علیک" ہی زیادہ باعث نزاع ہیں۔

**فائدہ:** اکثر لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو بھی حرام کہتے ہیں۔ حالانکہ یہاں حضرت ... علیہم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام بھی کھڑے ہو کر ہی سلام عرض کر رہے ہیں۔

**حوالہ نمبر:2)** اوراد فتحیہ جس کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم کے ص124 پر فرماتے ہیں کہ چودہ صد(1400) اولیاء کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور اسی صفحہ پر فرمایا۔

سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب میں بارھویں دفعہ بیت اللہ شریف کی زیارت کو گیا۔ مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو آقائے دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھ درویش کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ میں فوراً کھڑا ہو گیا اور آگے بڑھ کر سلام عرض کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزء نکالا اور فرمایا: کہ یہ فتحیہ پکڑ۔ جب میں نے حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک سے پکڑ کر دیکھا تو یہی وظائف تھے۔

ذرا انصاف سے غور فرمائیں کہ جو کلام چودہ صد(1400) اولیاء کے کلام کا خلاصہ ہو اور پھر اس کو بارگاہ رسالت سے قبولیت کا شرف بھی حاصل ہو جائے تو اس کلام کا کیا مقام ہوگا؟ شاہ صاحب تو فرماتے ہیں۔ کہ چودہ صد(1400) ولیوں کی ولایت سے حصہ پائے گا۔

(الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، ص:124، 125 مطبوعہ عباسی کتب خانہ)

اور اس روایت کی صداقت میں بھی کیا شک کہ جس کا راوی شاہ ولی اللہ جیسا محدث بلکہ اہل دیوبند کے نزدیک تیرہویں صدی کا مجدد ہو۔

اب دیکھیں اور جی بھر کر دیکھیں۔ انہی مقبول وظائف کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

**حوالہ نمبر:3)** تفسیر روح البیان میں اس درود شریف کو مختلف صیغوں سے لکھ کر فرمایا: کہ یہ درود شریف علماء میں بہت مشہور ہے۔ اور اس کے بہت خواص اور فائدے ہیں۔

بلکہ مسجد نبوی شریف میں باب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے شمال کی طرف ایک بہت بڑے قدیم شدہ کتبہ پر لکھا ہے ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ﴾

اور ایک اور پر ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَزَّہُ اللّٰہُ﴾

اور حضور کے قدموں کی طرف ایک پر ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾

دوسرے پر ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ﴾

ایک پر ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾

ایک پر ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ﴾

اور ایک پر ﴿اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ رَفَعَہُ اللّٰہُ﴾ لکھا ہے۔

(روح البیان، ج: 7، ص: 235، 234 تحت آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون النبی)

خدارا انصاف فرمائیں کہ یہ درود چیکری ہے یا بارگاہِ رسالت کا حضوری؟

یہ فیصل آبادی ہے یا چودہ سو ولیوں کی ولایت کی جان؟ بریلوی ساخت ہے یا خاندانِ ولی اللّٰہی کا وظیفہ اور حرزِ جاں؟ نیز لائل پوری ہے یا مدنی؟ کیا یہ شرک و کفر ہے یا روحِ ایمان؟ علماء کے نزدیک منع ہے یا ان کی زبانوں پر جاری و رواں؟

## مخالفین کے گھر کی گواہیاں

آخر میں چند ایک حوالہ جات اس کے درود شریف ہونے، اور جائز ہونے کے بارے میں عرض کئے دیتا ہوں۔

**حوالہ نمبر: 1)** تبلیغی جماعت کی مستند ترین کتاب "تبلیغی نصاب" میں مولوی محمد زکریا درود شریف کے فضائل میں لکھتے ہیں:

"اس لئے بندہ کے خیال میں اگرچہ ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ﴾ اسی طرح آخر تک لفظ "السلام" کے ساتھ "الصلوۃ" کا لفظ بھی بڑھا دیا جائے تو زیادہ اچھا ہے"۔

خود سوچیں کہ جب مدینہ طیبہ میں قبر انور کے پاس ایک چیز جائز ہے تو اور جگہ کیوں منع؟ بالخصوص جب کہ مانعین کے نزدیک نہ وہاں سے سنتے ہیں اور نہ یہاں سے۔

**حوالہ نمبر:2)** الشہاب الثاقب میں حسین احمد مدنی لکھتے ہیں:

چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا گیا ہے کہ ﴿اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾ کو منع کرتے ہیں، اور اہل حرمین شریفین پر سخت نفریں اس ندا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں، اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں، حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و نداء کیوں نہ ہو مستحب و مستحسن جانتے اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں۔



یہ ہیں جناب دیوبندی مکتبہ فکر کے مستند عالم جناب حسین احمد مدنی شاید ان کی بات آپ کو سمجھ آ جائے۔

**حوالہ نمبر: 3)** فیوضات قاسمیہ ص ۴۸ پر بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی تحریر کرتے ہیں کہ ﴿اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾ بہت مختصر درود شریف ہے۔

**حوالہ نمبر: 4)** دور حاضر کے ایک مشہور دیوبندی عالم ابو الزاہد سرفراز گکھڑوی "درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ" طبع دوم نقوش پریس لاہور کے صفحہ نمبر ۷۵ پر لکھتے ہیں:

میں اور میرے تمام اکابر ﴿اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ﴾ کو بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر طریقہ سے درود شریف کے الفاظ ہیں۔

(آگے ان دونوں حضرات نے حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنے پر کلام کیا اور کفر کہا چلو یہ ایک علیحدہ اختلاف رہا۔ ﴿اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ﴾ کا درود ہونا تو ثابت ہو گیا)

**حوالہ نمبر : 5)** امداد المشتاق، مقالات شریفہ حصہ دوم ص ۵۹ پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا ارشاد نمبر ۶۵ ذکر کرتے ہوئے اشرفعلی صاحب نے کہا کہ:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بصیغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ لہ الخلق والامر۔ عالم امر مقید بجہت و طرف و قرب و بعد نہیں۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں۔ اس پر اشرفعلی صاحب حاشیہ لکھتے ہیں:

**اقول** یعنی جس کو اتصال معنوی مع الکشف نصیب ہو وہ اس قرب کے مکشوف ہونے پر بلا واسطہ خطاب کر سکتا ہے۔ ورنہ یوں سمجھے کہ ملائکہ پہنچا دیں گے۔ البتہ اگر اس خطاب سے عوام میں مفسدہ ہو تو اس کا اظہار ممنوع ہوگا۔

لیجئے جناب! مولوی اشرفعلی نے تو صاحبان کشف کیلئے حاضر سمجھ کر خطاب بھی جائز کہا ہے۔

صرف اتنا کہا کہ عوام میں خرابی پیدا ہو (یعنی وہ نہ سمجھیں کہ فرشتے پہنچاتے ہیں یا اللہ تعالیٰ خود مطلع فرما دیتا ہے) تو پھر اسکا اظہار منع ہے۔

ان عبارات سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے:

**نمبر 1:**) الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنا وہابیوں کا کام ہے۔

**نمبر 2:**) تمام دیوبندی اس کو جائز سمجھتے اور پڑھتے تھے۔

**نمبر 3:**) سب کے نزدیک یہ درود شریف ہے۔

**نمبر 4:**) اہل کشف حاضر و ناظر سمجھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

**نمبر 5:**) عوام کیلئے حاضر و ناظر سمجھ کر پڑھنا دیوبندیوں کے نزدیک منع ہے۔ لیکن ان سب کے پیر کا فیصلہ آرہا ہے۔

**حوالہ نمبر 6:**) سارے دیوبندیوں کے پیر، حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

آخر میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا دوسرا فیصلہ سنیں۔ شاید کہ توفیق حق نصیب ہو۔

حاجی صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں:

دوسری صورت یہ ہے کہ مخاطب کو سنانا مقصود ہو۔ تو اگر پکارنے والا باطنی صفاء سے اس ہستی کا روحانی مشاہدہ کر رہا ہے جس کو پکار رہا ہے تو بھی جائز ہے۔ اور اگر مشاہدہ نہیں کر رہا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو خبر پہنچ جائے گی اور وہ ذریعہ دلیل سے ثابت ہو تو بھی جائز ہے۔ مثلاً یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ درود شریف کو حضور اکرم ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ اگر اس اعتقاد سے کوئی ﴿الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾ کہے تو مضائقہ نہیں۔

سنو! کہ ہم اہلسنّت وجماعت عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو درود فرشتے بھی پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور کی توجہ پھیرتا ہے حضور خود جواب فرماتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں



[...]ادیث سے ثابت ہیں۔ اوّل کو تو خود حاجی صاحب نے ذکر کیا اور اس میں اختلاف بھی نہیں۔

[...]دوسری صورت تو وہ اس حدیث سے ثابت ہے۔

## حضور ﷺ درود شریف کا جواب خود عنایت فرماتے ہیں

﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ [یُسَ]لِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ﴾

([سنن] ابی داؤد کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور حدیث نمبر: 2041، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، [سنن] الکبری، کتاب الحج، باب زیارۃ قبر النبی ﷺ، ج:5، ص:245، حدیث نمبر: 10569)

**ترجمہ:** کوئی بھی مسلمان جب مجھ پر سلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو متوجہ کر دیتا [ہے تو] میں خود جواب دیتا ہوں۔

تو ہمارا پڑھنا بزبان حاجی امداد اللہ مہاجر مکی طور پر جائز ہوا۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

**المرتب:**

غبار راہ سیال

ابو الفضل محمد اللہ دتہ سیالوی

بھابڑہ ضلع سرگودھا

رمضان المبارک 1407ھ، 11:30 بجے شب

# ماخذ ومراجع


| | |
|---|---|
| **القرآن الکریم** | الحسامی |
| **کتب احادیث** | نور الانوار |
| صحیح بخاری | اصول الشاشی |
| صحیح مسلم | **کتب سیرت وتاریخ** |
| سنن ابی داؤد | دلائل النبوۃ |
| المستدرک علی الصحیحین | شفاء السقام بزیارۃ خیر الانام |
| مشکوۃ المصابیح | مدارج النبوۃ |
| صحیح ابن حبان | جذب القلوب |
| مسند احمد | جلاء الافہام |
| السنن الکبریٰ للبیہقی | الصواعق المحرقہ |
| کنز العمال | **کتب متفرقہ** |
| معرفۃ الآثار والسنن | الفتاوی الحدیثیہ |
| **کتب تفاسیر** | قوت القلوب |
| حاشیہ صاوی علی جلالین | الثقات |
| تفسیر طبری | کتاب الام |
| الدر المنثور | فیصلہ ہفت مسئلہ |
| روح البیان | انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ |
| **اصول حدیث** | تبلیغی نصاب |
| علوم الحدیث | نشر الطیب |
| تدریب الراوی | الشہاب الثاقب |
| نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر | فیوضات قاسمیہ |
| **اصول فقہ** | درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ |
| التوضیح والتلویح | امداد المشتاق |